سوال2 : تین بھائیوں نے پدری جائیداد کی تقسیم کے لئے چند افراد پر مکمل اعتماد کر کے ذمہ داری سونپ دی۔ دوران تقسیم ایک بھائی نے محسوس کیا کہ اس کو زمین کم دی گئی ہے۔ اور وہ مطالبہ کر رہا ہے کہ تقسیم دوبارہ کرائی جائے۔ کیا یہ اظہارِ اعتماد اور وعدۂ قبولیت اس قسم کے مطالبے کی راہ میں شرعاً رکاوٹ ہے؟ (بشیر۔ براہ)

جواب: بشرط صحت سوال شرعاً تینوں بھائی اپنے والد مرحوم کے ترکہ میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ کوئی بھائی دوسرے بھائیوں سے بڑا حصہ نہیں رکھ سکتا، ایسا کرنا ظلم ہوگا۔ قرآن حکیم کا حکم ہے ﴿یا أیها الذین آمنوا لاتأکلوا أموالکم بینکم بالباطل﴾ (الأنبیاء:۲۹) ''اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر مت کھایا کرو'' حدیث شریف میں ہے (عن سعید بن زید قال: قال رسول الله ﷺ من أخذ شبرا من الأرض ظلما فإنه یطوقه یوم القیامة من سبع أرضین) ''جس شخص نے ظلم کے ساتھ کسی کی زمین سے ایک بالشت جگہ لی، اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا''

ثالثان بھی انسان ہی ہوتے ہیں، ان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا تینوں بھائیوں کے حصص برابر کر کے قرعہ اندازی یا آپس کی رضامندی سے اپنے اپنے حصے پر قابض ہو جائے۔

(بلال احمد مفتی و قاضی جمعیت اہلحدیث بلتستان)

التراث کی عرضداشت

۱۔ مراسلہ نگار حضرات خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

۲۔ مضمون نگار حضرات اپنے مضامین کاغذ کے صرف ایک طرف اور واضح لکھیں اور مراجع درست رکھیں۔

۳۔ مضامین بروقت ارسال کریں خصوصاً سلسلہ وار مضامین والے خاص خیال رکھیں۔ بصورت دیگر ادارہ انتظار نہیں کرے گا۔

۴۔ شمارہ نمبر 6 کے لئے وصولی مضامین کی آخری تاریخ 30 نومبر 2000 ہے۔

۵۔ ناقابل اشاعت مضامین واپس پوسٹ نہیں کئے جائیں گے۔

۶۔ جو مضمون نگار اپنے مسودے کا نسخہ محفوظ نہ رکھ پائے ہوں لیکن مطبوعہ عبارت سے موازنہ کرنا چاہیں، وہ اپنے مسودے کی کاپی منگوا سکتے ہیں۔

عقیدہ توحید

شرک فی السجود

(ملخص از دروس حرم۔ مولانا محمد منیر محمد مکی استاد مسجد الحرام) **محمد طاہر لبیب**

☆ شرک کی حقیقت :

﴿ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍوَإِنَّا لَمُوسِعُونَo وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَo وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ o فَفِرُّوا إِلَى اللهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌo وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌo﴾ (الأعراف:٤٧-٥١)

,, اور ہم نے ہی آسمان کو اپنی قوت سے بنایا اور یقیناً ہم بہت طاقت رکھتے ہیں۔ اور ہم ہی نے زمین کو بچھایا، پس ہم بہترین بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم نصیحت حاصل کر سکو۔ پس (سب معبودان باطل سے رخ پھیر کر) اللہ ہی کی طرف بھاگو، بیشک میں تمھارے لئے اسی کی طرف سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود مت بناؤ، بے شک میں تمہیں اسکی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں''۔

اس آیت کریمہ میں ''مع الله '' کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''اللہ کے ساتھ ''یعنی اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنانے پر عذاب آخرت اور جہنم کی وعید ہے جس سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ شرک صرف دوسرے کسی معبود ہی کی مستقل عبادت کا نام نہیں کہ بندہ اپنے اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی عبادت کرے تو اسے شرک کہا جائے، بلکہ شرک یہ ہے کہ بندہ اپنے اللہ کی عبادت کرے لیکن کبھی کبھار کسی دوسرے کی عبادت بھی کرے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں'' المشرک الذی عبد مع الله الها غیره'' (بخاری ٦٨٠/٢) یعنی مشرک وہ ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے کسی معبود کی عبادت بھی کرے۔

لفظ ''شرک '' پر ہی غور کیجئے

قرآن حمید کی آیات میں غور و فکر کرنے اور لفظ ''مع الله ''کی حقیقت سمجھنے کے بعد شرک کی جو حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے، وہ لفظ ''شرک '' سے بھی سمجھ آتی ہے۔ شرک کے معنی ہیں شراکت، حصہ داری۔ اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والے کو مشرک کہا جاتا ہے۔ اب جب تک کسی چیز میں فریقین کی شراکت (حصہ داری) نہ ہو وہ باہم

شریک نہیں ہو سکتے۔اگر میرے کسی کاروبار مکان یا جائیداد میں کوئی دوسرا حصہ دار نہیں تو وہ میرا شریک کیسے ہوگا؟ تو شرک اور شراکت کیلئے حصہ داری ضروری ہے۔اب اگر کوئی کافر عبادت میں اللہ کا حصہ نہیں دیتا، تمام عبادت صرف ایک معین غیر اللہ کی کرتا ہے تو اس کا یہ فعل شرک کیسے ہوگا؟اور وہ مشرک کیسے بنے گا؟ لفظ شرک کا تقاضا اور معنی ہی یہ ہے کہ اللہ کی عبادت بھی کرے اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کی بھی عبادت کرے تب یہ عبادت میں شرک ہوگا۔اور اس کا مرتکب مشرک ٹھہرے گا۔

شرک فی السجود

﴿هٰذَا نَذِيْرٌمِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰىO اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ O لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ O أ فَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ O وَ تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ O و اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ O فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْاO﴾(النجم٥٦/٦٢) ''یہ نبی بھی پہلے ڈرانے والوں کی طرح ایک ڈرانے والا ہے۔قریب آپہنچی ہے قریب آنے والی (قیامت)۔اللہ کے سوا اس کا عذاب ہٹانے والا کوئی نہیں ہے۔کیا تم اس بات (قرآن) سے تعجب کرتے ہو؟اور اس پر ہنستے ہو؟اور روتے نہیں ہو؟اور تم متکبرانہ برتاؤ کرتے ہو؟بس اب اللہ کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو''۔

انسان کسی کی تعظیم اس وقت کرتا ہے جب اس کو معظم اور عزت ووقار والا سمجھتا ہے اور اسکی عظمت دل میں گھر کر جاتی ہے۔یہی تعظیم عبادت کہلاتی ھے۔اور ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی شان وعظمت توپختہ ہوتی ہے۔اسی لئے وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے۔نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ،قیام،رکوع، سجود وغیرہ ہر عبادت اللہ کے لئے خاص ہے۔یہ سب کسی دوسرے کیلئے جائز نہیں۔سجدہ بھی صرف اور صرف اللہ ہی کے لئے ہے اور سب سے عظیم عبادت سجدہ ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایاہے"اقرب ما يكون العبدمن ربه وهو ساجد"(مسلم ٢٠٠/٤)''یعنی بندہ مومن جب سجدے میں ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے قریب ترین ہوتا ہے''۔

اور بے شک اللہ کی تمام صفات پر ہمارا ایمان ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے وہ ذات پاک تصور، کیفیت، تشبیہ اور مثال سے بالاتر اور ہر نقص، عیب اور زوال سے پاک ہے۔اس کی تو شان یہ ہے کہ (ليس كمثله شئ)اس لئے جب کبھی شیطان انسان کے دل ودماغ پر غلبہ پائے،اور اسے اللہ پاک کی ذات کے بارے میں وسوسے میں مبتلا کرے تو بندہ مومن پر دو چیزیں لازم ہو جاتی ہیں :

(۱) وسوسے کو زبان پر بیان کرنے سے احتراز کرے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایاہے کہ اللہ کے خوف سے بیان

نہ کر سکنا ایمان کی صریح علامت ہے۔(صحیح مسلم ۲/۱۵۳)

(۲) ایسا خطرناک خیال آنے پر مومن کو کہنا چاہئے " امنتُ باللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ "(مسلم ۲/۱۵۳، ۱۵٤) یعنی میں نے اللہ پاک اور اسکے رسولوں پر ایمان لایا۔

جب سجدہ افضل ترین عبادت ٹھہرا تو دیگر عبادات کی طرح سجدہ بھی غیر اللہ کے لئے کرنا حرام ہے۔لہذا اگر کوئی غیر اللہ کو سجدہ کرے تو مشرک ٹھہرے گا۔بعض نام نہاد مسلمان بہت زیادہ غلط فہمی کے شکار ہیں۔ وہ کہتے ہیں ایک سجدہ ہے نماز والا، جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو سجدہ اللہ ہی کو کرتے ہیں یہ سجدہ عبادت کا ہے ،لیکن جو سجدہ ہم قبر پر کرتے ہیں یا کسی شیخ یا مرشد کے قدموں میں کرتے ہیں، یا گلے میں کپڑا ڈال کر زندہ پیر و مرشد کے سامنے جھکتے ہیں، یہ سجدہ یا جھکنا عبادت نہیں بلکہ تعظیم کا سجدہ ہے۔اور دونوں سجدوں میں فرق ہے۔ بے چارے غلط فہمی میں ہیں۔اور اس آیت قرآنی سے استدلال کرتے ہیں **واذ قلنا للملٰئکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر و کان من الکافرینO** البقرہ / ۳٤) " اور جب ہم نے حکم دیا تمام فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کے سامنے ،تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔اس نے تعمیل حکم سے انکار کیا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور کافروں میں سے ہو گیا"۔

یعنی اللہ نے فرشتوں کو تعظیم والے سجدہ کا حکم دیا، سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا۔اگر ہم بھی تعظیم والا سجدہ نہ کریں، ہم کیا بنیں گے ؟ کیونکہ ابلیس نے سجدہ نہ کیا تو رحمت الٰہی سے محروم ہو گیا۔یہ وہابی اولیاء کو سجدہ تعظیمی نہیں کرتے اسی لئے تو مارے ہوئے ہیں۔(انا للہ و انا الیہ راجعون)

جواب اول : اللہ نے ہمیں سجدے اور نماز کا حکم دیا ہے ﴿**فاسجدوا للہ واعبدواO**﴾(النجم ٦٢) "پس اب اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو" دوسری جگہ ارشاد ہے ﴿**یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعینO**﴾(آل عمران / ٤٣) "اے مریم! اپنے رب کی فرمانبردار رہ اور سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ"۔ تیسری جگہ ارشاد ہے ﴿**قم اللیل الا قلیلاO**﴾(المزمل ۲) "رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی رات"۔چوتھی جگہ ارشاد باری ہے ﴿**کلا لا تطعه واسجد واقتربO**﴾(علق: ۱۹) "نہیں نہیں آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور اللہ کی جناب میں سجدہ کرتے اور اس کا قرب حاصل کرتے رہئے"۔پانچویں جگہ ارشاد ہے ﴿یا ایها الذین امنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم﴾(الحج / ۷۷) "اے ایمان والو! تم رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کیا کرو"۔

ہمیں یہ سارا حکم اللہ نے دیا کہ صرف اللہ کے لئے سجدہ کرو اور صرف اسی کی بندگی کرو، ملائکہ کو آدم کے سامنے سجدہ کا حکم بھی اللہ نے دیا۔ اگر اللہ نے ہمیں قبر کو بھی سجدہ کرنے کا حکم دیا ہو تو ہم کرنے کو تیار ہیں۔ ٹھنڈے دل سے سوچنے کی بات ہے کہ ملائکہ کو حکم کس نے دیا؟ یا خود اٹھ کے سجدہ کرنے لگے؟ اللہ نے حکم دیا کہ تم آدم کے سامنے سجدہ کرو، اللہ نے حکم دیا کہ تم نماز پڑھو اور اسی اللہ نے حکم دیا کہ تم قبروں کو سجدہ نہ کرو۔ اب جو اللہ کی نافرمانی کرے گا وہی شیطان بنے گا۔ ابلیس اسی لئے مردود ہوا کہ اس نے اللہ کا حکم نہ مانا ہمیں اللہ کہتا ہے کہ ﴿**لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقهن ان كنتم اياه تعبدونO**﴾(حمٓ سجدہ ۳۷) ''سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اور سجدہ کرو اللہ ہی کے لئے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اگر تم صرف اسی کی عبادت کا دم بھرتے ہو''۔

جواب ثانی: قرآن کو سب سے زیادہ سمجھنے والا کون ہے؟ ''رسول اللہ ﷺ'' صاحب قرآن ﷺ کو بھی تعظیم کا سجدہ آتا تھا کہ نہیں؟ آپ کو اگر بزرگوں کی تعظیم آتی ہے تو نبی کریم ﷺ کے بھی تو بزرگ تھے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ اور سبھی پیغمبر جو پہلے گزرے ہیں۔ لیکن رسول اکرم ﷺ نے کیا فرمایا؟ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قال رسول الله ﷺ لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد يحذر ماصنعوا۔ (بخاری ۱/ ۸۷ بیروت)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا، ان کے کرتوت سے بچتے رہو''۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ان رسول الله ﷺ قال" قاتل الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد(بخاری :۲۸۷/۱) ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی مار پڑے کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا''۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان ام سلمة ذكرت لرسول الله ﷺ كيفية كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لها "مريه" فذكرت له ما رأت فيها من الصور فقال رسول الله ﷺ "اولئك قوم إذا مات فيهم العبد الصالح أو الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا أو صور وا فيه تلك الصور او لئك شرار الخلق عندالله" (بخاری:۷۸/۱)

''حضرت ام سلمہؓ نے ملک حبشہ میں نصاریٰ کا ایک گرجا دیکھا جس میں تصاویر بھی تھیں حضرت ام سلمہؓ نے یہ چشم دید واقعہ نبی کریم ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں اگر کوئی نیک صالح اور دیندار شخص فوت ہو

جاتا تو یہ لوگ اسکی قبر کے پاس مسجد بنا لیتے اور اس مسجد میں فوت شدہ شخص کی تصویر بناتے تھے۔ یہی لوگ اللہ تعالی کے ہاں بدترین لوگ ہیں''۔

حضرت قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے حیرہ (نواح کوفہ) کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ حیرہ والے اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، آپ ﷺ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ تو آپ نے فرمایا ''اگر میری قبر پر تیرا گزر ہو تو کیا تو میری قبر کو سجدہ کرے گا؟'' میں نے عرض کیا ''نہیں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''لا تفعلوا لو كنت آمرا أحداً أن يسجد لأحد لأمرت النساء أن يسجدن لأزواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق'' (ابو داؤد ٢٩٨/٦)

''میری قبر کو سجدہ نہ کرو، اگر میں کسی کو اللہ کے سوا کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں، کیونکہ اللہ تعالی نے عورتوں پر مردوں کا بہت بڑا حق رکھا ہے''۔

جواب ثالث: کتاب و سنت کے نصوص کی روشنی میں امت اسلامیہ کا اجماع ہے کہ شریعت محمدیہ نے پچھلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ لہٰذا احکام دین اسلامی سے تضاد کی صورت میں پچھلے کسی بھی نبی کی شریعت سے استدلال کرنا حرام ہے۔

جواب رابع: ہم جب اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''الله اکبر'' یعنی اللہ کی بڑائی اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ پھر رکوع میں اس کے سامنے جھکتے پھر زمین پر اپنا سر (سجدے میں) رکھ کر اپنی عاجزی (پستی) کی انتہا اور اللہ کی بڑائی اور بلندی کا اقرار کرتے ہیں۔ یہ تعظیم نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ نماز اور سجدہ بھی اللہ کی تعظیم ہے یہی تعظیم جب انتہا کو پہنچتی ہے تو عبادت کہلاتی ہے جب یہی انتہا درجے کی تعظیم کسی غیر کے لئے کریں گے، تو شرک لازم آئے گا۔ اللہ تعالی ہم سب کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

اب چند فقہاء کرام کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ملا علی قاری الحنفیؒ لکھتے ہیں۔ والسجدة حرام لغير الله سبحانه۔ (شرح فقه الأكبر ٢٣٠)
''اللہ کے سوا سجدہ حرام ہے''

(۲) صاحب کبیری رقم طراز ہیں۔ لو سجد لغير الله كفر (٢٦٢) ''اگر کوئی شخص غیر اللہ کو سجدہ کرے تو کافر ہو جائے گا''